تاثرات

یومِ استقلال

۱۴؍اگست کو پاکستان میں آزادی کی گیارہویں سالگرہ منائی گئی اور اس سلسلہ میں کچھ سرکاری اور غیرسرکاری تقریبیں بھی ہوئیں۔ لیکن اس کے باوجود ہر شخص نے یہ شدّت سے محسوس کیا کہ گذشتہ برسوں میں اس روز جو رونق ہوتی تھی وہ اس سال تقریباً مفقود رہی اور پاکستانیوں نے اس مسرّت بخش موقع پر اپنے دلی جوش و مسرّت کے اثر انگیز مظاہرے نہیں کئے۔ یہ بے اعتنائی باعثِ حیرت بھی ہے اور افسوس ناک بھی۔ آزادی ایک ایسی گراں بہا نعمت ہے جس سے محرومی انسان کو انسانیت کے مرتبے سے گرا دیتی ہے اور جس کو حاصل کرنے کے لئے حریّت پسند اور زندہ قومیں بڑی سے بڑی قربانی دینا اور ہر مصیبت کو عین راحت سمجھنا اپنا فرض تصوّر کرتی ہیں۔ برعظیم پاک و ہند کے مسلمانوں نے بھی اپنی آزادی اور اپنی آزاد مملکت کے قیام کے لئے زبردست جدوجہد کی اور انگریز کی مخالفت، ہندو کی عداوت اور ان دونوں کے ایجنٹوں کی تخریبی سرگرمیوں کے باوجود مسلمان اپنے قائدِ اعظم کی رہنمائی میں عہدِ حاضر کی سب سے بڑی اسلامی مملکت قائم کرنے میں کامیاب ہوئے اور ۱۴؍اگست ۱۹۴۷ء کو تاریخِ اسلام میں لافانی اہمیت حاصل ہوگئی۔ اب اگر یومِ استقلال جیسا اہم دن بھی بے رونق رہے تو یہ ہماری بےحسی اور کفرانِ نعمت کا افسوس ناک ثبوت ہوگا۔ ۱۴؍اگست اور ۲۳؍مارچ ہماری قومی زندگی کی دو یادگار تاریخیں ہیں۔ اور ہمارا یہ ملّی فرض ہے کہ ہم یومِ استقلال و یومِ جمہوریہ کو ان کے شایانِ شان طریقہ پر منا کر ان ذمہ داریوں سے بکمال خوبی عہدہ برآ ہونے کا عزم استوار کریں جو ایک آزاد مملکت اور جمہوری نظام کا لازمی تقاضہ ہیں۔

یومِ استقلال ہمارے لئے یومِ مسرّت بھی ہے اور یومِ محاسبہ بھی۔ اگر ہم اس روز اپنے

سال بھر کے کاموں کا محاسبہ بھی کرتے رہیں تو گزشتہ سال کی کامیابیوں اور ناکامیوں کو سامنے رکھ کر اور آیندہ سال کے لئے زیادہ بہتر لائحہ عمل بنا کر سابقہ کوتاہیوں کی تلافی کر سکتے ہیں۔ کسی قوم کی زندگی میں دس گیارہ سال کی مدّت کوئی بڑی مدّت نہیں ہوتی۔ تاہم یہ وقت اتنا مختصر بھی نہیں کہ اس میں قومی تعمیر کا کوئی کام کیا ہی نہ جاسکے۔ پاکستان کو ابتدائی دَور میں جن زبردست مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ان پر غالب آنا کوئی آسان کام نہ تھا اور جن لوگوں کی اعلیٰ صلاحیت اور شب و روز محنت نے مشکلات کے اس طوفان سے نجات دلائی ان کی خدمات کا اعتراف کرنا لازمی ہے۔ لیکن یہ نازک دَور بہت پہلے گزر گیا اور اس کے بعد ہم کو تعمیر و ترقی کے راستہ پر گامزن ہونے کا پورا موقع ملا۔ اس میں شک نہیں کہ اس دوران میں کئی قابلِ قدر اور مفید کام بھی ہوئے ہیں۔ لیکن ایسے متعدد کام محتاج توجہ بھی رہے جو اپنی اہمیت کے لحاظ سے فوری توجہ کے متقاضی تھے۔

ہمارے حل طلب مسائل میں کچھ مسائل ایسے ہیں جن کو جماعتی سیاسیات سے بلند ہو کر قومی سطح پر حل کرنا ضروری ہے۔ ان مسائل کو پیدا کرنے یا باقی رکھنے کے ذمہ دار کون ہیں، اس سے عوام بھی بخوبی واقف ہیں اور سیاسی زعما بھی اس لئے الزام اور جوابی الزام عائد کرنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ جو چیز ملک و قوم کے لئے مفید ہو سکتی ہے وہ ان مسائل کو حل کرنے کی متحدہ اور مؤثر کوشش ہے۔ اس قسم کے مسائل میں سب سے اہم کشمیر اور نہری پانی کے تنازعات ہیں۔ ان کے بارے میں حکومت، عوام اور تمام سیاسی جماعتوں میں پوری ہم آہنگی پائی جاتی ہے اور اگر جماعتی اختلافات کو نظر انداز کر کے قومی سطح پر اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے منظم اور مؤثر اقدام کیا جائے تو فوری کامیابی کے امکانات بہت روشن ہو جائیں گے۔

خواہ کوئی جماعت برسرِ اقتدار ہو اور ہمارے مسائل داخلی ہوں یا خارجی ہماری حکمت عملی کا بنیادی اصول ہمیشہ ایک ہی رہے گا اور یہ اصول ہے پاکستان کے مفاد کا تحفّظ۔ چنانچہ یہ لازمی ہے کہ داخلی طور پر انفرادی اور طبقہ واری مفادات قومی مفاد کے تابع رہیں نیز خارجی پالیسی کی بنیاد بھی پاکستان کے قومی مقاصد کا حصول ہو۔ اور تمام معاہدوں، مخالفوں، رفاقت اور مخالفت میں اس کو ملحوظ رکھا جائے۔ پاکستان اسلامی جمہوریہ ہے اور اسلامی اُصولوں کا فروغ اور جمہوری اقدار کی ترقی و تحفّظ بھی اس کے بنیادی مقاصد میں داخل ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہو سکتا کہ پاکستان دوسرے ممالک کی حمایت کے بے جا جوش میں خود اپنے مفاد کو

یکسر نظر انداز کردے۔ تمام مسلم ممالک کا اتحاد اور ان کی فلاح و ترقی ہمارا ایک اہم ترین مقصد ہے لیکن یہ ملحوظ رکھنا لازمی ہے کہ پاکستان بھی نہ صرف مسلم ملک ہے بلکہ سب سے بڑی مسلم مملکت ہے۔ جس کے صرف ایک صوبہ کی مسلم آبادی مصر سے لے کر عراق تک تمام عالمِ عربی کی مجموعی آبادی کے برابر ہے۔ جس نے لادینیت کے بجائے اسلامی نظامِ حیات کی تجدید کو اپنا نصب العین قرار دیا ہے اور جس کی کامیابی سے عالمِ اسلامی کا مستقبل وابستہ ہے۔ اسی طرح جمہوری اقدار کے تحفّظ کا اصول بھی جمہوری ممالک سے محض وابستگی تک ہی محدود نہ ہونا چاہئے۔ بلکہ ان اقدار کے مطابق پاکستانی معاشرہ کی تعمیر کی جائے تاکہ جمہوری نظام کی خوبیوں سے ہمارا ملک عملی طور پر بھی مستفید ہو سکے۔

سیاسیات کے علاوہ بھی ہماری قومی زندگی کے کئی ایسے شعبے ہیں جو فوری توجہ کے مستحق ہیں۔ لیکن ان پر اب تک خاطر خواہ توجہ نہیں کی گئی۔ معاشرتی خرابیوں نے سارے نظام کو درہم برہم کر رکھا ہے۔ نسلی، لسانی، صوبائی اور طبقہ واری تعصبات قومی اتحاد کی راہ میں حائل ہیں۔ روز افزوں اخلاقی پستی نے بہت ہی نازک شکل اختیار کر لی ہے۔ جاگیرداروں اور سرمایہ کاروں کی گرفت اور دوسری معاشی خرابیوں کے باعث اقتصادی نظام غیر متوازن ہو گیا ہے۔ مقصدِ تعلیم آج بھی وہی ہے جو انگریز نے متعین کیا تھا اور ہمارے تعلیمی ادارے بدستور کلرکوں کی فوج تیار کر رہے ہیں۔ روزگار، رہائش اور طبّی امداد جیسی سہولتیں اب تک عام نہ ہو سکیں۔ دولت مند طبقہ صرف دولت بڑھانے کی دُھن میں لگا رہتا ہے اور رفاہی کاموں میں حصّہ لینے کی ذمہ داری محسوس ہی نہیں کرتا۔ یہ سب اور اسی قسم کے کئی دوسرے مسائل حل طلب ہیں جن پر فوری توجہ کرنا ضروری ہے۔ ہمارے ملک میں قومی زندگی کے مفہوم کو محض سیاسی ہنگامہ آرائی تک محدود کر دیا گیا ہے اس لئے جو شخص بھی اس زندگی میں داخل ہونا چاہتا ہے وہ سیاسی دنگل میں کود پڑتا ہے۔ سیاست کی یہ ہمہ گیر گرم بازاری زندگی کے دوسرے شعبوں کی تعمیر و ترقی میں رکاوٹ بن گئی ہے اور اسمیں توازن و اعتدال پیدا کرنا ضروری ہے تاکہ دوسرے اہم قومی کاموں پر بھی خاطر خواہ توجہ کی جا سکے۔

شاہد رزاقی

تصنیفات

ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم

حکمتِ رومی

جلال الدین رومی کے افکار و نظریات کی حکیمانہ تشریح جو ماہیتِ نفسِ انسانی، عشق و عقل، وحی و الہام وحدتِ وجود، احترامِ آدم، صورت و معنی، عالمِ اسباب اور جبر و قدر جیسے اہم ابواب پر مشتمل ہے۔ قیمت تین روپے آٹھ آنے۔

فکرِ اقبال

یہ بلند پایہ تصنیف اقبالیات میں گرانقدر اضافہ ہے جس میں حضرت علامہ اقبال کی شاعری اور فلسفہ کے ہر پہلو کی بڑے دلنشیں انداز میں تشریح کی گئی ہے قیمت دس روپے۔

افکارِ غالب

مرزا غالب کے بلند پایہ فلسفیانہ کلام کی حکیمانہ تشریح کی گئی ہے۔ اس کتاب کی اشاعت سے اردو ادب میں قابلِ قدر اضافہ ہوا ہے۔

قیمت آٹھ روپے آٹھ آنے

اسلامک آئیڈیالوجی

اسلام کے مذہبی، اخلاقی، سیاسی، معاشرتی اور اقتصادی اصولوں کا دوسرے نظریات سے اور اسلامی نظریۂ حیات کا دوسرے نظامہائے فکر سے مقابلہ کرکے ایک طرف تو مغربی دنیا کو دعوتِ فکر و نظر دی گئی ہے اور دوسری طرف خود مسلمانوں کو جمود و بے حسی اور تقلید پرستی کے طلسم توڑ کر اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی گئی ہے۔ قیمت بارہ روپے۔

اسلام کا نظریۂ حیات

ڈاکٹر صاحب کی انگریزی تصنیف "اسلامک آئیڈیالوجی" کا ترجمہ ہے۔ کتاب خوشنما ٹائپ میں چھپی ہے قیمت آٹھ روپے۔

اسلام اینڈ کمیونزم

یہ اسلامی اور اشتراکی نظریات کا تقابلی مطالعہ ہے جس میں اسلامی تصورات کی امتیازی خصوصیات واضح کی گئی ہیں۔ قیمت دس روپے۔

ملنے کا پتہ

ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ۔ کلب روڈ۔ لاہور